پہلا خطبہ وصیت کی اہمیت کے بیان میں

الحمد للہ، ساری تعریف اللہ کے لئے ہے اس کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے، اس کا شکر اس کی عام نعمتوں پر جو اس نے اپنے فضل و رحم اہل صدق وایمان کو نوازا ہے، اسی نے گناہگار کی توبہ قبول فرما کر احسان کیا، نیز ایک مسلم کے عمل صالح کو اس کی وصیت کے ذریعہ پھیلا دیا- میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کی صرف اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس کی ربوبیت والوہیت میں کوئی شریک نہیں۔ نیز میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالی کے بندے اور رسول ہیں اور اس کی ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ صلی اللہ وسلم وبارك عليه وعلى آله واصحابه وازواجه وذريته والتابعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين۔ امابعد

برادران اسلام، اللہ سے ڈرو۔ تقدیر طے ہوچکی ہے۔ دم واپسیں کا وقت یقینی ہے۔ موت کی گھڑی ضرور آکر رہے گی۔ دنیا فانی ہے اور آخرت قریب ہے۔ نیک عمل کرو، برے عمل سے پرہیز کرو۔ اللہ تعالی نے ہماری زندگی میں نیکیاں کمانے کا راستہ اعمال کے ذریعہ رکھا ہے، اور موت کے بعد وصیت کے ذریعہ رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "اللہ تعالی نے تمہاری وفات کے وقت تمہارے مال کا تہائی حصہ تمہارے اوپر صدقہ کر دیا ہے تا کہ تمہارے عمل میں اضافہ ہو سکے (ابن ماجہ)"۔ یاد رکھئے وصیت کی ایک قسم واجب ہے، ایک قسم مستحب ہے اور ایک قسم مکروہ۔

وصیت کی واجب قسم وہ ہے جو فرائض وواجبات و مطالبات سے متعلق ہو مثلاً حج وزکوۃ و کفارات وامانتیں اور قرض۔ لہذا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "جس مسلمان کو کوئی وصیت کرنی ہو تو اسے جائز نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس طرح گذارے کہ وصیت اس کے پاس تحریری شکل میں موجود نہ ہو" (صحیح البخاری)۔ صحیح مسلم کی روایت میں "تین راتوں" کا ذکر ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے میری ایک رات بھی ایسی نہیں گذری کہ میرے پاس میری وصیت موجود نہ ہو۔" (صحیح مسلم)

مستحب وصیت اس شخص کے لئے ہے جو س پر کوئی حقوق واجبات نہ ہوں تو اس کے لئے یہ ایک پسندیدہ امر ہے کہ وہ نیکی وخیر کے اعمال میں اور رشتوں کے لئے وصیت کرے تا کہ اسکے میزان عمل میں نیکیاں بڑھ جائیں مثلاً مساجد کی تعمیر واوقاف بنانا اور تنگ دستوں کے قرض کی ادائیگی نیز دیگر اعمال خیر۔ البتہ یہ اس کے لئے ہے جس پاس

پاس مال کی کثرت ہو اور خود اس کے وارثین تنگ دست نہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا "تم اپنے وارثین کو مالدار چھوڑو، وہ اس سے بہتر ہے کہ انکو فقیر چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں" (صحیح بخاری)۔

مکروہ وصیت وہ ہے جس میں یہ غالب گمان رہے کہ اسے فسق وفجور اور ممنوعات میں صرف کیا جائے گا۔

ہمارا معاملہ اس لئے بہت اہم ہو جاتا ہے کہ ہم جس ملک میں سکونت پذیر ہیں وہاں قانون رسول اللہ ﷺ کی شریعت کا پابند نہیں ہے،۔ لہذا ممکن ہے ایک مسلمان کی میراث صحیح طریقہ پر تقسیم نہ ہو سکے، بلکہ محض ایک غلط طریقہ پر ہو جائے۔ لہذا ہمیں اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم مشروع طریقہ پر وصیت لکھیں اور اللہ تعالی نے ہمارے لئے جن اصول وفروع کو متعین فرمایا ہے اس کا خیال ورعایت رکھیں۔

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيم يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ (المائدة ١٠٦) بارك الله لي ولكم في القرآن العظيم ونفعني ووإياكم بالآيات والذكر الحكيم. إنه تعالى جواد كريم ملك رؤوف رحيم.